AL DALILI
Bi-Annual, Multilingual (Arabic, Balochi, Birahvi, English, Pashto, Persian,Urdu)
ISSN: 2788-4627 (Print), ISSN: 2788-4635 (online)
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.aldalili.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » IRI (AIOU), Tahqeeqat, Euro pub, MIAR.

TOPIC

علماء پنجاب کی غیر مطبوعہ تالیفات حدیث کا تعارف

Introduction to unpublished Hadith compilations of Punjab Scholars

AUTHORS

1. Abdul Ghaffar, Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
2. Prof. Dr. Ali Asghar Chishti, Professor, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan

How to Cite: Abdul Ghaffar, and Prof. Dr. Ali Asghar Chishti. 2022. "URDU: علماء پنجاب کی غیر مطبوعہ تالیفات حدیث کا تعارف: Introduction to Unpublished Hadith Compilations of Punjab Scholars". *Al-Dalili* 3 (2):94-104. https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/64.

URL: https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/64
Vol. 3, No.2 || January–June 2022 || URDU-Page. 94-104
Published online: 01-01-2022

QR. Code

علماء پنجاب کی غیر مطبوعہ تالیفات حدیث کا تعارف

Introduction to unpublished Hadith compilations of Punjab Scholars

[1]Abdul Ghaffar, [2]Ali Asghar Chishti

ABSTRACT:

The Holy Qur'an comes first and the Sunnah of the Prophet ﷺ is the second in the main and primary sources of guidance in Islam. Islam is the divine religion and an everlasting source of orientation for the whole world, so the primary source has always been the center of interest for researchers of the subcontinent as well as the cornerstone of services for Islam in the world. The scholars of the subcontinent have endeavored to work on hadiths for centuries, and an excitement in the service of the hadith of the Prophet ﷺ has been observed in the Mughal era in particular. Shah Abdul Haq Muhaddith Dehlvi and Shah Waliyyullah were the most respected scholars of the era. Shah Abdul Aziz, Mian Nzair Hussain Dehlivi, Allamah Abdurrehman Mubarikpuri, Molana Rasheed Ahmad Gangohi, Olana Abdul Hayy Lakhnow and Nawab Siddique Hassan Khan played a crucial role in the dissemination and further development of the hadith. Even they established Islamic institutes (Madrassah) and a center was developed in Siharanpur for the study and research of hadiths. There are various other hadith scholars in Punjab Province whose main work and research has not yet been published. The work of scholars from various schools of thought has been brought into the spotlight in this article.

Key words: unpublished Hadith compilations, Punjab Scholars, researchers of the subcontinent.

شریعت اسلامیہ کے بنیادی مصادر میں سے پہلا مصدر کتاب اللہ اور دوسرا مصدر سنت رسول ہے۔ دین اسلام چونکہ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے مشعل راہ اور منبع ہدایت ہے لہذا ان دونوں مصادر کی حفاظت اور ابلاغ ضروری امر ہے، یہ کلیدی مصدر قرون اولی سے آج تک دنیا کے تمام علاقوں بشمول برصغیر پاک وہند میں اہل علم و دانش کی خدمات اور کاوشوں کا مرکز و محور رہا ہے۔

برصغیر پاک وہند میں علم حدیث پر کام کئی ایک صدیوں پر محیط مگر منظم انداز میں جوش و خروش کے ساتھ دور مغلیہ میں حدیث پر کام شروع ہوا اور اس حوالے سے دو اہم شخصیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے نام سر فہرست ہیں۔ اس کے بعد ان کے شاگردوں خصوصا شاہ عبد العزیز، میاں نذیر حسین دہلوی، علامہ عبد الرحمن مبارک پوری، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا عبد الحیٔ لکھنوی اور علامہ نواب صدیق حسن خان جیسے علماء نے اس کام کو آگے بڑھایا اور برصغیر کے مختلف خطوں میں مدارس اور سہارنپور میں مراکز حدیث قائم ہوئے۔

صوبہ پنجاب کے علمی مراکز میں تدریس کے ساتھ ساتھ علماء و مشائخ بذاتِ خود بھی اور اپنے طلباء و تلامذہ کو بھی حدیث میں تالیف و تصنیف کے فن دقیق سے شناسائی کروا رہے ہیں، ان کی تالیفات میں سے ایک وافر حصہ زیور طباعت سے ابھی تک مزین نہیں ہو سکا، جن میں سے پنجاب کے مختلف مکتبات اور شخصیات تک رسائی حاصل کر کے اہم ترین مصادر کو حسب ذیل بطور تعارف پیش کیا گیا ہے۔

ترجمہ صحیح البخاری از علامہ ابو عمار زاہد الراشدی[1]

مترجم کا اصل نام محمد عبد المتین خان زاہد ہے۔ مولانا عبید اللہ انور سے سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ میں بیعت ہونے کی وجہ سے راشدی کہلاتے ہیں۔ آپ کی ولادت گکھڑ منڈی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں 1948ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا سرفراز خان صفدر سے حاصل کی اور مدرسہ تجوید القرآن گکھڑ منڈی سے بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد درس نظامی میں جامعہ نصر العلوم گوجرانوالہ میں داخل ہوئے اور ۱۹۷۰ میں فراغت حاصل کی، پھر مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ سے تدریس کا آغاز کیا اور 1991ء میں مدرسہ نصر العلوم میں بطور مدرس تشریف لے آئے۔ آپ کی اہم تصنیفات میں: غامدی صاحب کا تصور حدیث وسنت ہے۔

زیر مطالعہ قلمی نسخہ کل 343 صفحات پر مشتمل ہے جس کے پہلے ۵۴ صفحات میں عربی عبارت حدیث بھی ہاتھ سے تحریر شدہ ہے جبکہ بقیہ 289 صفحات میں عربی عبارت کمپوزڈ ہے اور اردو ترجمہ ہاتھ سے لکھا گیا مسودہ ہے۔ عام تراجم میں اور اردو ترجمہ کا بنیادی فرق یہ ہے کہ دیگر تراجم میں عوام الناس کی بامحاورہ زبان کا خیال نہیں رکھا گیا بلکہ بعض الفاظ اور عبارات عوام الناس کی سمجھ سے بالا ہیں جبکہ یہ انتہائی عام فہم اور بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ترجمہ کی عبارت سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ مزید وضاحت کیلئے (ف) کے عنوان سے فوائد کا حاشیہ میں ذکر کیا گیا ہے۔

حاشیہ میں فقہ الحدیث اور ائمہ محدثین اور فقہاء کی اراء کو بھی پیش کیا گیا ہے حدیث کی تشریح اور وضاحت کے لئے سیرت نبی اور تاریخ اسلامی کے احوال سے مزین کیا گیا ہے۔ یہ کام صرف کتاب الصلاۃ کے باب المراۃ تطرح عن المصلی شیئا من الاذی تک کیا ہے۔

احادیث میں فقہی مسائل سے متعلق دیگر فقہاء کرام کے ساتھ فقہاء احناف کا موازنہ کیا گیا ہے مثلا: انسانوں کے پیشاب کے سوا کسی کا تذکرہ نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بعض فقہاء کا ارشاد ہے کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا پیشاب نجس نہیں ہے جبکہ جمہور فقہاء احناف فرماتے ہیں کہ حلال جانوروں کا پیشاب بھی دوسروں کی طرح ناپاک ہے۔[2]

الجامع الصحیح البخاری مع التعلیقات الزبیدیہ[3]

مولانا عزیز زبیدی بن قاری فتح محمد یکم فروری 1921ء کو موضع ساون والی بستی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے اساتذہ میں احمد اللہ دہلوی پرتاب گڑھی، مولانا عبد التوب ملتانی، مولانا سلطان محمود شامل ہیں۔ آپ کی تصانیف تعلیقات زبیدیہ (بخاری شریف کا حاشیہ)، شرح و ترجمہ امام ترمذی، شرح و ترجمہ سنن نسائی ہیں۔ آپ نے 27 مئی 2003ء بروز منگل کو وفات پائی۔

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 5 جلد پر مشتمل ہے صفحات کی حالت کافی خستہ ہے مکمل نسخہ سے فوٹو کاپی کیے گئے ہیں۔ ابو الاشبال شاغف کے تعاون سے مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی کی سرپرستی میں کام کیا۔ یہ عربی زبان میں صحیح بخاری پر تعلیق ہے جس میں زبیدی صاحب نے متن حدیث پر لغوی بحث کی ہے اور احادیث میں وارد مشکل الفاظ کی اعرابی اور معنوی حل پیش کیا ہے اور احادیث کی وضاحت میں ائمہ و محدثین کے اقوال و آراء کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے پہلے دو اجزاء کے 1154 صفحات ہیں باقی پر ترتیب و ترقیم درست انداز میں نہیں کی گئی ہے۔

تقریر صحیح بخاری از شیخ الحدیث والتفسیر محمد حسین نیلوی[4]

آپ کا اسم گرامی گل محمد ہے۔ آپ ستمبر 1922ء کو نیلا ضلع چکوال میں پیدا ہوئے، اسی وجہ سے نیلوی کہلوائے۔ علوم اسلامیہ چار سال کی عمر سے پندرہ سال کی عمر تک اپنے چچا محمد شاہ جہلمی سے چنیوٹ کی مختلف مساجد میں سیکھتے رہے۔ دورہ حدیث کے لئے مدرسہ امینیہ دہلی

میں مفتی کفایت اللہ دہلوی کے ہاں تشریف لے گئے اور بیس سال کی عمر میں دورہ حدیث مکمل کر لیا اور اسی مدرسہ میں تدریس شروع کر دی، پھر قیام پاکستان کے بعد پاکستان آکر 1965ء تک بھیر، موچ، فیصل آباد اور چوکہیرا میں خدمات سرانجام دیتے رہے، پھر سرگودہا میں مدرسہ ضیاء العلوم میں تشریف لائے اور محمد امیر بندیالوی کے ساتھ ملکر مصروف عمل ہوئے اور عرصہ چھتیس سال اسی مدرسہ سے وابستہ رہے۔ آپ نے قرآن وحدیث کے مختلف مضامین پر کئی ایک کتب تحریر فرمائی ہیں۔ آپ نے 18 فروری 2006ء کو وفات پائی۔[5]

زیر مطالعہ مخطوط 92 صفحات پر مشتمل ہے جسے مولانا محمد حسین نیلوی نے مفتی کفایت دہلوی سے دوران تدریس تحریر فرمایا تھا اور یہ کتاب الحوالہ تک ہے اس میں مولانا نے فقہی مسائل کی وضاحت کی ہے اور علماء احناف کا موقف پیش کیا اور رواۃ حدیث پر بھی بحث کی ہے اور ان کے احوال کا تذکرہ کیا ہے (ف) کے عنوان سے فوائد اور شرح بھی کی ہے حل لغات بھی کی ہے۔

ترجمہ وشرح صحیح بخاری از جاوید انور صدیقی(6)

آپ کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں بارہ اپریل 1954ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے دینی تعلیم کے حصول کے بعد لاہور کے مختلف دینی مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔ حالیہ ایام میں لاہور کے معروف مدرسہ جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) میں تدریس کر رہے ہیں اور مجلہ محدث کی مشاورتی کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ آپ نے قرآن مجید کا لفظی اور بامحاورہ ترجمہ منفرد انداز میں کیا ہے اور صحاح ستہ کا ترجمہ وتشریح کے میدان میں آپ کا کام وسیع پیمانے پر ہے۔[7]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 10 ضخیم رجسٹروں پر محیط ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔ جس میں صحیح بخاری کا اردو سلیس اور بامحاورہ ترجمہ اور تشریح لکھی گئی ہے اور اس ترجمہ کی خوبی یہ ہے کہ اس میں لفظی اور بامحاورہ دونوں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جو کہ قاری بڑی روانی کے ساتھ پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔ ترجمہ کے نیچے شرح میں حدیث میں وارد مشکل الفاظ کی وضاحت اور لغوی تحلیل کی گئی ہے اور حدیث سے مستنبط مسائل میں فقہاء اور محدثین کی آراء کو پیش کر کے ان کا موازنہ کیا گیا ہے اور دلائل کی بنیاد پر ترجیحی رائے کو بیان کیا گیا ہے اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ بہت ضخیم اور جامع شرح ہے۔

الجدول الجاری الی جنۃ البخاری از شیخ الحدیث مولانا یاسین صابر(8)

مولانا یاسین صابر جامعہ عمر ابن الخطاب شاہ رکن عالم کالونی، ملتان میں بطور شیخ الحدیث خدمات سرانجام دے رہے ہیں، آپ نے حدیث میں جامع ترمذی اور مشکوۃ المصابیح کی شروح تحریر کی ہیں جو کہ طبع ہو چکی ہیں۔[9]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ کے دو رجسٹر ہیں پہلا رجسٹر 182 صفحات پر منحصر ہے جبکہ دوسرے رجسٹر کے تقریبا 145 صفحات ہیں۔ صحیح بخاری شریف کی یہ شرح فقہی انداز سے لکھی گئی ہے متن حدیث میں مشکل عبارات اور الفاظ کی شرح کی گئی ہے فقہی مسائل میں دیگر فقہاء کی آراء کو پیش کیا گیا ہے اور ترجیح فقہاء حنفیہ کو دی گئی ہے اور اس کے دلائل کو پیش کیا گیا ہے۔ اس مخطوطہ میں تحریر ان کے طالب علم محمد خالد ظہور از کوٹلی نجابت ضلع ملتان ہے۔

کتاب الالزامات علی صحیحی البخاری ومسلم (حاشیہ) از فیض الرحمن ثوری[10]

مولانا فیض الرحمن ثوری ڈیرہ غازی خان کے قیصرانی قبیلے کے بلوچوں سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی تاریخ پیدائش 1960ء کے لگ

بھگ ہوئی۔ ثوری صاحب نے تحصیل علم کا آغاز قرآن مجید سے کیا۔ ناظرہ قرآن پڑھنے کے بعد سرکاری سکول میں پرائمری پاس کی۔ پھر میدان علم میں مزید آگے بڑھنے کا جزبہ پیدا ہوا۔ تو مولانا عبدالحق محدث بہاول پوری کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے مروجہ علوم دینیہ کی بعض کتابیں پڑھیں۔ مولانا محمد حیات سے فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ ملتان کے ایک جلیل القدر عالم حدیث حضرت مولانا عبدالحق محدث ملتانی سے بھی فیض یاب ہوئے۔

آپ کے درج ذیل تصانیف ہیں:رش السحاب فیھا ترك الشیخ سما فی الباب۔ العلل المتناھیة فی الاحادیث الواھیة۔ مراجعت جال ء الحینین۔ تحقیق مسند الی العلی الموصلی وغیرہ۔

آپ دسمبر1996ء کو وفات پائے۔[11]

زیر مطالعہ قلمی مخطوطہ 94 صفحات پر مشتمل ہے جس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر لگائے گئے الزامات واعتراضات کا نقد و مناقشہ کیا گیا ہے سب سے پہلے حدیث نقل کرتے ہیں اور صحیح بخاری سے اس کا حوالہ اور حدیث نمبر نقل کرتے ہیں پھر اس پر اعتراض کو بیان کر کے اس کے دلائل پر بحث کرتے ہیں اور اس کا مسکت جواب دلائل کی روشنی میں دیتے ہیں اور دیگر سندوں کی مدد سے اس کا رد پیش کرتے ہیں مثلا اگر اعتراض پر مبنی حدیث میں کوئی راوی مدلس ہے اور معنعن حدیث بیان کرتا ہے تو اس کی دوسری جگہ سے صریح الفاظ کے ساتھ سند کو پیش کرتے ہیں۔

صحیح مسلم (ترجمہ و شرح) از مولانا جاوید انور صدیقی[12]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 6 رجسٹروں پر محیط ہے جس میں پہلے رجسٹر میں 37 صفحات کا طویل مقدمہ ہے شارح نے اس کی پہلے مختصر شرح لکھی اور پھر اس کی مطول شرح لکھی۔ احادیث کا ترجمہ بامحاورہ اور سلیس ہے اور لفظی ترجمہ کا بھی اس میں بھرپور لحاظ رکھا گیا ہے۔ شرح میں سب سے پہلے حدیث کے متن میں مشکل الفاظ کا مفہوم بیان کیا گیا ہے پھر اس سے مستنبط مسائل کو ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور مختلف فقہاء کی آراء کو بیان کر کے اس میں ترجیح کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے ہر حدیث کا نمبر بھی لگایا گیا ہے۔

اتحاف المودود فی حل ما قال ابو داؤد از خاور رشید بٹ[13]

آپ کا نام خاور رشید بن عبد الرشید بٹ ہے آپ 21 جون 1977ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ سے 1997 میں فاضل درس نظامی ہے اور رفاہ یونیورسٹی فیصل آباد سے 2017-2019 میں ایم فل کیا ہے۔ تدریس کے حوالے سے دارالعلوم المحمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور 1998 تاحال، جامعہ رحمانیہ لاہور، مرکز انس بن مالک لاہور، انچارج: سیر سیکشن ادارہ حقوق النس ویلفیئر فاونڈیشن لاہور، میں محو خدمت ہے۔ آپ کے اساتذہ میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب، محدث العصر حافظ عبد المنان نورپوری، شیخ الحدیث مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا محمد جمعہ خان، مولانا محمد رفیق، حافظ عمران عریف، قاری منظور، حافظ عباس انجم، قاضی عبد الرزاق، مولانا جاوید اقبال سیالکوٹی اور مولانا عبد الستار شاہ شامل ہیں۔

آپ کی تصانیف میں وہ نبی، رسول اللہ ﷺ کی خانگی زندگی، رحمۃ للعالمین کے اصول جنگ، اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق، قادیانی حربے، حیات عیسی علیہ السلام پر قادیانی شبہات کا ازالہ، نظریہ نور من نور اللہ حقیقت کے آئینے میں، قائلین جشن عید میلاد النبی کو

دعوت فکر، اللہ کی پسند اور ناپسند (اردو ترجمہ)، از عدنان طرشہ، قادیانیت علامہ شہید (اردو ترجمہ)، نوجوان لڑکیوں کے نام (اردو ترجمہ) شامل ہیں۔

زیر مطالعہ قلمی نسخہ تین رجسٹروں پر مکمل مشتمل ہے۔ سنن ابی داؤد میں امام صاحب نے "قال ابو داؤد" کے تحت جو کچھ بیان کیا ہے اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ امام ابو داؤد کسی جگہ راوی کے بارے میں اور کسی جگہ متن کے بارے میں بحث کرتے ہیں تو اس کی وضاحت اس میں کی گئی ہے اور یہ مصنف کی سنن ابی داؤد منفرد کاوش ہے اور مصنف اس کے بعد سنن ابی داؤد کی اردو میں شرح لکھ رہے ہیں جس کا تقریبا ۸۰ فیصد کام ہو چکا ہے یعنی 3326 احادیث کا کام مکمل کر چکے ہیں اور یہ سارا مواد اس کے ضمن میں پیش کر رہے ہیں۔

سنن ابی داؤد (ترجمہ وشرح) از مولانا جاوید انور صدیقی[14]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ تین رجسٹروں پر محیط ہے اور ہر ایک رجسٹر تقریبا 350 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں حدیث کی عربی عبارت لکھنے کی بجائے صرف نمبر لگا کر بامحاورہ اور سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ پھر اس حدیث کی دیگر کتب حدیث سے تخریج کی گئی ہے اور سند میں موجود مختلف فیہ راویوں پر بحث کی گئی ہے اور مختلف فیہ علماء ومحدثین اسماء الرجال کی آراء کو پیش کیا گیا ہے اور ان آراء واقوال کی روشنی میں حدیث پر حکم لگایا گیا ہے۔ حدیث کی شرح میں حدیث سے مستنبط مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور مختلف محدثین وفقہاء کی آراء کو پیش کیا گیا ہے اور دلائل کی روشنی میں راجح موقف کا اظہار کیا گیا ہے۔

شیوخ النسائی فی سنن النسائی از ابن بشیر حسینوی[15]

آپ کا اسم گرامی ابراھیم بن بشیر احمد بن محمد یعقوب بن عمر، کنیت ابو رمیشہ اور نسبت الحسینوی ہے۔ آپ 18 اپریل 1983 کو حسین خانو الا ہٹھار ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کرنے کے بعد 1999 کو دینی تعلیم کے لئے جامعہ لاہور الاسلامیہ (المعروف جامعہ رحمانیہ) لاہور میں داخل ہوئے، اسی طرح جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں بھی شیخ الحدیث عبد الحمید ہزاروی اور حافظ عبد المنان نورپوری سے استفادہ کیا اور مرکز التربیۃ الاسلامیۃ فیصل آباد سے تخصص کا تین سالہ دورہ کرنے کے بعد مکمل طور پر تدریس وتصنیف سے منسلک ہو گئے اور جوانی کی عمر میں ہی آپ کا شمار حدیث کے عظیم مصنفین اور شارحین میں ہونے لگا۔ اس وقت آپ نے قصور شہر جامعہ امام احمد بن حنبل کے نام سے دینی مدرسہ قائم کیا ہے، جس کے آپ شیخ الحدیث اور مدیر ہیں اور اپنے ادارہ کے طلبہ میں دیگر درسی کتب پڑھانے کے ساتھ ساتھ تحقیق وتصنیف کے میدان میں بھی آگے لانے کی سعی حسنہ فرمارہے ہیں۔ آپ کی تصنیفات وتالیفات کی تعداد 100 سے بھی زیادہ ہیں، جن میں اکثر کا تعلق علوم حدیث اور اسماء الرجال کے ساتھ ہے، جن میں چند ایک حسب ذیل ہیں:

الفتح الجليل في ضوابط الجرح والتعديل (عربي) ، موسوعة المدلسين (عربي) ، البرهان في تناقضات ابن حبان (عربي)، شرح صحیح مسلم 6 جلدیں (اردو)، شرح جامع ترمذی 5 جلدیں (اردو)۔[16]

زیر مطالعہ نسخہ میں سنن نسائی میں موجود امام نسائی کے شیوخ کی فہرست مرتب کی گئی ہے اور یہ نسخہ تقریبا سو (100) صفحات پر مشتمل ہے اور یہ کام شیخ ابراھیم بن بشیر حسنیوی کے زیر نگرانی ان کے شاگرد محمد رضوان ناصر حسینوی نے مرتب کیا ہے۔ امام نسائی کے شیخ کا ذکر کرنے ان سے بیان کی گئی تمام احادیث کا نمبر لکھ دیا گیا ہے: مثلا: حسین بن المنصور سے امام نسائی نے حسب ذیل احادیث بیان کی ہیں:

ح:104، ح:1664، ح:2478، ح:3515، ح:4166، ح:4244، ح:4841، ح:4845، ح:4846، ح:4969، ح:5409، ح: 5421، ح:5550، ح:5583، ح:5686، ح:5701۔ اور یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد کام ہے۔

تقریر ترمذی از مولانا محمد حسین نیلوی[17]

مولانا کفایت اللہ دہلوی نے دوران تدریس تقریر لکھی ہے۔ زیر مطالعہ قلمی نسخہ 133 صفحات پر مشتمل ہے۔ شروح میں تمام ابواب اور عناوین کی جامع فہرست مرتب کی ہے۔ رواۃ کے مختصر تعارف کرایا ہے احادیث کی اسناد پر بحث کی ہے۔ مشکل الفاظ اور تراکیب کی وضاحت کی ہے (ف) کے عنوان سے وضاحت اور شرح کی ہے۔ فقہی مسائل میں فقہ حنفی کی ترجیح اور دلائل پیش کئے اور دیگر فقہاء کی اراء کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

مؤطا امام مالک رحمہ اللہ روایۃ یحیی بن یحیی (تحقیق) از حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ[18]

آپ کا اسم گرامی محمد زبیر بن مجدد خان بن دوست محمد ہے۔ پشتو کے قبیلہ علی زئی سے تعلق کی بنیاد پر علی زئی کہلائے۔ آپ کی ولادت پچیس جون 1957 کو ضلع اٹک کے شہر حضرو میں ہوئی، ان کے آباؤ اجداد افغانستان کے شہر غزنی سے ہجرت کر کے پاکستان آئے، آپ نے دینی تعلیم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے حاصل کی اور وفاق المدارس فیصل آباد سے شہادۃ العالمیۃ کی سند حاصل کی اور علم حدیث میں تخصص کیا، آپ ک ذہانت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف چار ماہ میں قرآن مجید مکمل حفظ کر لیا، آپ کے اساتذہ میں سے اہم ترین: ابو محمد بدیع الدین شاہ راشدی سندھی، ابو القاسم محب اللہ شاہ راشدی، عطاء اللہ حنیف بھوجیانوی، حافظ عبد المنان نور پوری وغیر ہم ہیں۔[19]

زیر مطالعہ دو جلدوں پر مشتمل یہ قلمی نسخہ ہے جس کی پہلی جلد کے 229 صفحات ہیں اور دوسری جلد 398 صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری جلد کے آخر میں مؤطا کی کتب اور رواۃ حدیث کی مکمل فہرست بیان کی ہے۔ مؤطا کی تمام احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور حدیث پر حکم لگایا گیا ہے۔ احادیث کی ترقیم علامہ سید محمد زرقانی کی مؤطا پر شرح "شرح الزرقانی" کی ترقیم کے مطابق لگائی گئی ہے۔ مختلف فیہ رواۃ پر تفصیلی بحث سے گریز کرتے ہوئے صرف حدیث پر حکم لگایا ہے مثلاً ضعیف الاسناد، ضعیف اسنادہ صحیح، اسنادہ حسن وغیرہ۔

صحیح ابن خزیمہ (تحقیق و تخریج) از حافظ زبیر علی زئی[20]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 353 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں صحیح ابن خزیمہ کی ۳۰۷۹ (تین ہزار اناسی) احادیث کی تحقیق و تخریج کی گئی ہے۔ پوری حدیث نقل کرنے کی بجائے صرف حدیث کا نمبر ذکر کیا ہے اور اس پر حکم لگایا ہے اور اس کی تخریج کی ہے جو احادیث صحیح بخاری و مسلم میں ہیں ان پر صحیح کا حکم لگایا اور دیگر کتب حدیث کی احادیث پر حکم لگاتے ہوئے عموماً کہا گیا ہے کہ سندہ حسن، سندہ صحیح یا سندہ ضعیف۔ تکرار کے ساتھ آنے والی احادیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر فلاں حدیث نمبر کے تحت گزر چکا ہے۔ حدیث کی تخریج میں اگر راوی الگ ہے تو اس کا بھی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً ترمذی میں اگر کسی دوسرے صحابی سے روایت ہے تو اس کا بھی تذکرہ کر دیتے ہے۔ اس طرح یہ حافظ صاحب کی عربی زبان میں ایک علمی اور تحقیقی کاوش اور علم حدیث کی خدمت میں ایک نمایاں حصہ ہے۔

انوار السنن فی تحقیق آثار السنن (اردو ترجمہ) از حافظ زبیر علی زئی[21]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ علامہ محمد علی النیموی (المتوفی 1322ھ) کی تالیف آثار السنن کی احادیث کا ترجمہ اور تحقیق ہے اور یہ نسخہ

298 صفحات پر مشتمل ہے۔ اردو زبان میں یہ ادھورا کام ہے اس میں صرف ۵۰۲ احادیث کا ترجمہ اور تحقیق کی گئی ہے جبکہ عربی زبان میں حافظ صاحب کا کام مکمل ہے جس کو ابو الحسن تنویر الحق الترمذی اور حافظ شیر محمد الاثری کی تنقیح اور فوائد کے ساتھ مکتبہ الحدیث حضرو اٹک نے طبع کی ہے۔ احادیث کا عربی متن تحریر کرنے کی بجائے صرف ترجمہ کیا گیا ہے اور احادیث کے مختلف فیہ راویوں پر بحث کی ہے اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال واراء کا تذکرہ کیا ہے اور حدیث پر حکم لگایا ہے اور احادیث کی تخریج کی ہے۔

تعلیق علی جزء سفیان ابن عیینہ از ابو حمزہ عبد الحمید المری[22]

مولانا ابوحمزہ عبدالحمید بن عبدالکریم 3 نومبر 1952ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مظفر گڑھ کے سکول سے حاصل کی اور اس کے بعد دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والا میں حضرت مولانا سلطان محمود کی خدمت میں گئے اور ان سے دینی تعلیم حاصل کی۔ آپ کی تصانیف میں من تکلم فیه وهو موثق، امام ذهبی تحقیقی وتخریج۔ التذکره فی علوم الحدیث، ابن ملقن تحقیق وتعلیقات۔ التذکره فی علوم الحدیث، ابن ملقن، شرح، وغیرہ[23] شامل ہیں۔

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 57 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ جزء سفیان بن عیینہ کے مخطوطہ کی تحقیق وتعلیق ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس میں ۵۱ احادیث ہیں۔ جن کی تخریج وتحقیق کی گئی ہے اور مفید حاشیہ وفوائد سے مزین کیا گیا ہے ہر صفحہ میں صرف ایک حدیث ہے جس کی تخریج وتحقیق کے ساتھ فوائد اور فقہ الحدیث کا ذکر کیا گیا ہے۔

شرح مسند حمیدی از ابن بشیر حسینوی[24]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ، اس میں شارح نے حسب ذیل منہج کے تحت شرح کی ہے:

ہر حدیث کا سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ فوائد وسائل کے نام سے ہر حدیث کی شرح لکھی گئی ہے۔ ہر حدیث پر دیگر کتب حدیث کے فوائد جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسنادی مسائل کو بھی جرح وتعدیل کے لحاظ سے حل کیا گیا ہے۔ احادیث میں موجود فقہی مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ مسند حمیدی کی ہر حدیث کی تحقیق وتخریج کی گئی ہے۔

مناقب علی والحسنین وامهما فاطمة الزهراء (تحقیق وتخریج) از حافظ زبیر علی زئی[25]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ دو حصوں پر مشتمل ہے جو کہ ایک ہی جلد میں ہے پہلے حصہ کے 148 صفحات ہیں اور یہ حصہ عربی زبان میں ہے اور دوسرا حصہ 126 صفحات پر مشتمل ہے اور یہ اردو زبان میں ہے۔ مناقب علی والحسنین وامهما فاطمة الزهراء محمد فؤاد عبد الباقی (صاحب معجم المفهرس لالفاظ القرآن) کی تالیف ہے جس میں انہوں نے علی، حسنین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب پر 538 احادیث جمع کی ہیں اور اس پر تخریج وتحقیق کا نام ڈاکٹر عبد المعطی امین قلعجی نے کیا ہے اور اردو ترجمہ احمد سید ولی اللہ بخاری اٹکی نے کیا ہے اور عبد الرؤف قادری شاذلی اسلام آباد نے 2007ء میں شائع کیا ہے۔

ڈاکٹر عبد المعطی امین قلعجی نے اپنی تخریج وتحقیق میں حدیث پر حکم لگانے کی بجائے ائمہ ومحدثین کے اقوال کو مختصرا ذکر کیا ہے۔ مثلا حدیث نمبر 3 میں فرماتے ہیں: اخرجہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ (ص24) جبکہ حافظ زبیر علی زئی نے اپنی تحقیق میں حدیث پر حکم لگایا ہے اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

قلت: إسناده ضعيف لأن زيد بن الحسن الأنماطي ضعيف كما في تقريب التهذيب (2127) وغيره.

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے اس قلمی نسخہ میں حدیث کی سند اور متن کا ذکر نہیں فرمایا صرف حدیث کا نمبر لگا کر اس کی تخریج او ر تحقیق کی ہے اور حدیث میں مختلف فیہ راویوں پر بحث کی ہے۔

المعجم الصغیر للطبرانی (تحقیق و تخریج) از حافظ زبیر علی زئی [26]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 113 صفحات پر مشتمل ہے جس میں امام طبرانی رحمہ اللہ کی کتاب المعجم الصغیر کی احادیث پر تحقیق و تخریج کی گئی ہے۔ اس کتاب میں امام البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ موازنہ بھی کیا گیا ہے اور بعض احادیث میں امام البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے اختلاف کیا ہے۔ عربی زبان میں یہ المعجم الصغیر پر کام ادھورا ہے جس کی تکمیل حافظ صاحب نہ کرسکے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو مکمل تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع کیا جائے۔

حافظ صاحب نے احادیث پر حکم لگا کر اس کی مکمل تفصیلی وضاحت کی ہے اور ائمہ جرح و تعدیل کی آراء کو پیش کیا ہے سند پر بحث کرتے ہوئے جہاں شواہد ملے ان کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

اثبات عذاب القبر للبیہقی (تخریج و تحقیق) از حافظ زبیر علی زئی [27]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی (متوفی 458ھ) کی تصنیف "اثبات عذاب القبر" میں مذکور 238 احادیث کی تخریج و تحقیق ہے۔ عربی زبان میں یہ قلمی نسخہ 201 صفحات پر مشتمل ہے۔ حدیث کی تخریج کے ساتھ حدیث پر حکم لگایا گیا ہے اور رواۃ حدیث پر قدرے تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور حاشیہ میں مطبوع کتاب کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے اور اگر دیگر نسخوں میں اور مطبوع نسخہ میں کوئی فرق ہے تو اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ حدیث کی تحقیق میں رواۃ سے متعلق محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال و آراء کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے اور دیگر مطبوعہ نسخوں سے موازنہ بھی کیا گیا ہے اور ان کی اغلاط کو واضح کیا گیا ہے۔

الدرر السنیۃ شرح المنظومۃ البیقونیۃ از مولانا محمد ریاض عاقب اثری

مولانا محمد ریاض عاقب اثری یکم مئی 1982ء میں چک نمبر 255، تحصیل دنیاپور، ضلع لودھراں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم پرائمری اور ناظرہ قرآن اپنے گاؤں سے کرنے کے بعد مختلف اداروں سے دو سال کے عرصہ میں حفظ قرآن 1995ء میں مکمل کرنے کے بعد 1996ء تا 2002ء مرکز ابن قاسم ملتان میں درس نظامی کی تعلیم مکمل کی اور اسی دوران آپ نے ملتان روڈ سے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات فرسٹ ڈویژن میں پاس کر لئے۔ 2001ء میں جامعہ سلفیہ دعوت الحق میں مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے دورہ عربیہ ثقافیہ میں شریک ہوئے اور ممتاز محقق و مصنف ڈاکٹر ضیاء الرحمن الاعظمی سے حدیث اور شیخ غازی عبد اللہ سے تفسیر پڑھی اس کے بعد 2002ء میں مرکز ابن قاسم ملتان سے فراغت کے بعد دورہ تخصص کے لئے مرکز التربیہ الاسلامیہ فیصل آباد میں داخل ہوئے اور عرصہ تین سال میں مولانا ارشاد الحق اثری، حافظ مسعود عالم اور شیخ الحدیث حافظ محمد شریف سے بخوبی مستفید ہوئے۔ آپ کئی ایک کتب حدیث ورجال کے مؤلف ومترجم ہیں اور آج کل آپ مرکز ابن قاسم ملتان میں بطور شیخ الحدیث مصروف عمل ہیں۔[28]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 156 صفحات پر مشتمل ہے جس میں علامہ عمر بن محمد بن فتوح البیقونی الدمشقی (متوفی 1080ھ) کی

اصول حدیث پر مبنی منظوم کتاب المنظومۃ البیقونیۃ کے اشعار کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اشعار میں موجود مشکل الفاظ کے معانی و شرح بھی کی گئی ہے اور حاشیہ میں اس کی تخریج کی گئی ہے۔

المقاصد المھمۃ لشرح الفیۃ للعراقی از فیض الرحمن ثوری[29]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ 80 صفحات پر مشتمل خوبصورت خط میں لکھا گیا ہے اس میں اصول حدیث کی نظم پر مشتمل کتاب الفیہ عراقی کے اشعار کی تشریح کی گئی ہے اور نیچے حاشیہ میں دیگر کتب اصول حدیث سے حوالے دیئے گئے ہیں۔ فیض الرحمن ثوری کا انداز تحریر انتہائی شائستہ ہے اور عربی زبان میں روانی کی وجہ سے اشعار کو نثر میں تبدیل کر کے مختصر شرح بھی کی گئی ہے۔

قصیدۃ لأبی محمود فی المدلسین از فیض الرحمن الثوری[30]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ امام ذہبی کے تلمیذ رشید الامام الحافظ ابو محمود احمد بن ابراھیم المقدسی کے نزدیک مدلس راویوں پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے مدلس راویوں کے اسماء کا تذکرہ کیا ہے اور یہ نسخہ بھی منظوم شکل میں ہے۔

اسماء من عرف بالتدیس للحافظ جلال الدین السیوطی از فیض الرحمن ثوری[31]

زیر مطالعہ قلمی نسخہ ان راویوں کے اسماء پر مشتمل ہے جو تدلیس میں معروف ہیں۔ امام جلال الدین السیوطی کے نزدیک مدلس راویوں فیض الرحمن ثوری نے جمع کیا ہے جن کی تعداد اکانوے ہے جن میں سے بعض کے اسماء حسب ذیل ہیں:

حجاج بن ارطاۃ ، حمید الطویل ، سالم بن ابی الجعد ، سفیان بن سعید الثوری ، عبداللہ بن عطاء الطائفی المکی ، عبد اللہ بن ابی نجیح ، عبد الرحمن بن محمد بن زیاد المحاربی۔

حوالہ جات

---

[1] قلمی نسخہ مکتبہ شریعہ اکیڈمی ہاشمی کالونی نزد کنگنی والا بائی پاس گوجرانوالہ

[2] قلمی نسخہ مکتبہ شریعہ اکیڈمی ہاشمی کالونی نزد کنگنی والا بائی پاس گوجرانوالہ، صفحہ نمبر116

[3] قلمی نسخہ محدث لائبریری 99، جے بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

[4] قلمی نسخہ از مکتبہ حسینیہ جامعہ عربیہ ضیاء العلوم فاروق اعظم روڈ سرگودھا

[5] ضلع سرگودہا کی علمی و دینی شخصیات از محمد احمد شاہ، تحقیقی مقالہ برائے علوم اسلامیہ، اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص ۲۱۰

[6] قلمی نسخہ مکتبہ دار العلوم محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور

[7] انٹرویو از مصنف

[8] قلمی نسخہ مکتبہ شخصیہ جامعہ عمر ابن الخطاب ملتان

[9] انٹرویو از مصنف

[10] قلمی نسخہ مکتبہ دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والہ

[11] کاروان سلف، ص493

[12] قلمی نسخہ مکتبہ دار العلوم محمدیہ لوکو موٹو ورکشاپ لاہور

[13] قلمی نسخہ از مصنف جامعہ دار العلوم محمدیہ لوکوورکشاپ لاہور

[14] قلمی نسخہ مکتبہ دار العلوم محمدیہ لوکوموٹوورکشاپ لاہور

[15] کمپوزڈ نسخہ مکتبہ دار ابن بشیر حسین والا قصور

[16] انٹرویو از مصنف

[17] قلمی نسخہ مکتبہ حسینیہ جامعہ ضیاء العلوم

[18] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[19] ضلع سرگودہا کی علمی و دینی شخصیات از محمد احمد شاہ، تحقیقی مقالہ برائے علوم اسلامیہ، اسلامک سینٹر پنجاب یونیورسٹی لاہور، ص210

[20] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[21] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[22] قلمی نسخہ مکتبہ شخصیہ الشیخ ابو حمزہ عبد الحمید المری منڈی بہاؤالدین

[23] بوستان حدیث، ص555

[24] قلمی نسخہ مکتبہ دار ابن بشیر حسین والا قصور

[25] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[26] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[27] قلمی نسخہ مکتبہ زبیریہ حضرو اٹک

[28] چمنستان حدیث، محمد اسحق بھٹی، مکتبہ قدوسیہ لاہور، ص ۸۰۰

[29] قلمی نسخہ مکتبہ دار الحدیث محمدیہ جلال پور پیر والہ

[30] قلمی نسخہ مکتبہ جامعہ العلوم الاثریہ جہلم

[31] قلمی نسخہ مکتبہ جامعہ العلوم الاثریہ جہلم